یحییٰ نعمانی

یہ اتحاد بین المسلمین کے نعرے اور یہ مسلمان بھائیوں کے ساتھ سفاکی ودرندگی

ہم شیعہ و سنی اتفاق و مصالحت کی ضرورت کے ہمیشہ سے قائل رہے ہیں۔ اس لیے بھی کہ جنگ و تشدد بڑے کرب ناک نتائج پیدا کرتے ہیں، خصوصا آج کے خطرناک اسلحہ نے جنگ کو ایسا ہولناک بنادیا ہے جس کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اور اس لیے بھی کہ ایران اور خلیجی ممالک کی باہم آویزش و کشمکش نے بین الاقوامی طاقتوں کی زبردست خدمت انجام دی ہے۔

لیکن ابھی سیریا میں سابق حکومت کی سفاکیت وبربریت اور درندہ صفت مظالم کے جو رونگٹے کھڑے کرنے والے حقائق آنکھوں کے سامنے آئے ہیں، جن میں ایران اسد خاندان کا صرف حمایتی نہیں یقینی شریک کار بھی تھا، اس نے ایران کے اتحاد بین المسلمین کے نعروں کی حقیقت سے پردہ اٹھادیا ہے۔

ہم یہ صرف ایرانی حکومت افواج اور قائدین کے بارے میں کہہ رہے ہیں،شیعہ حضرات میں بھی ایسے باضمیر افراد یقینا ہوں گے جو اس ظلم وسفاکی میں شرکت کے بعد اتحاد بین المسلمین کے نعروں کو صرف سیاست کا سامان سمجھیں گے۔

لاکھوں مسلمان تعذیب خانوں میں دس دس بیس بیس چالیس چالیس سال سے قید تھے اور دل دہلانے والے تشدد کا سامنا کررہے تھے۔ یہ عذاب خانے اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ نئی حکومت کو معلوم بھی نہیں کہ کہاں کہاں اور کتنی تعداد میں یہ جیل ہیں۔ اس کو اقوام متحدہ سے درخواست کرنی پڑی ہے کہ روس سے کہے کہ وہ بشار سے ان جیلوں کی تفصیل حاصل کرکے دے تاکہ مظلوم مسلمانوں کو نکالا جاسکے۔

مجلس المعتقلین والمعتقلات السوریین The Syrian Detainees Council ایک بین الاقوامی تنظیم ان بدحال ومظلوم قیدیوں کے احوال جاننے اور فکر کرنے کے لیے قائم ہوئی تھی۔ اس کے ذمہ دار مروان العش کے بیانات عرب ذرائع ابلاغ میں شائع ہورہے ہیں۔ جن سے معلوم ہورہا ہے (اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اور واقف حضرات اس کی تصدیق کررہے ہیں) کہ کل قیدیوں اور غائب کیے گئے اشخاص کی تعداد ۱۲ لاکھ سے متجاوز

ہے۔ ان قیدیوں کے ساتھ کیا ہوا، بس رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ صیدنایا ان زمینی جہنموں میں سے ایک جہنم ہے۔ اس کو عرب صحافی انسانی مذبح (المسلخ البشري) کہتے آئے ہیں۔ اس میں تقریباً پونے چار لاکھ قیدی داخل کیے گئے۔ جب عوام نے اس کے دروازے توڑ کے لوگوں کو نکالا تو صرف دو تین ہزار لوگ نکلے۔ باقی سب قتل کر دیے گئے۔ قتل ہونے سے پہلے یہاں ان کو کن عذابوں سے دوچار ہونا پڑتا تھا، بس اللہ اکبر! (مروان العش) کہتے ہیں کہ ایران کے بنائے ایسے تیزابی کیمیکل کے چیمبر تھے جن میں انسان ڈال دیے جاتے اور پھر وہ منٹوں میں اس میں گل کے بہہ جاتے۔ اس طرح لاشوں کو چھپانا نہیں پڑتا تھا۔ ایسے الیکٹرک اوون تھے جن میں دسیوں لاشیں منٹوں میں جلا کر خاک بنا دی جاتیں۔

عرب بشار الاسد کو جزار صحیح کہتے تھے۔ اس خاندان اور اس کی حکومت کے ارکان ظلم وخون آشامی میں درندوں اور بھیڑیوں سے زیادہ سنگ دل واقع ہوئے تھے۔ جیل میں ان قیدیوں کے ساتھ کیا ہوتا تھا؟ یہ غلاظت کھاتے، معمولی سرتابی پر ان کے سامنے ان کے ساتھیوں کی کھال ہڈیوں اور گوشت سے کھینچ کے چھیل دی جاتی۔ اور ہاں! ان میں مسلمان باپردہ شریف خواتین بھی شامل ہوتی تھیں۔ اللہ، اللہ! یہ سالہاسال اندھیر کوٹھریوں میں رکھے جاتے، ان کو شب وروز نہیں سالوں اور زمانوں کا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ چالیس چالیس سال کے بعد قیدی باہر آئے تو وہ موبائل نہیں جانتے تھے۔ کوئی پوچھ رہا تھا: ہم کیسے رہا ہوئے؟ کیا صدام نے حافظ الاسد کو شکست دے دی؟

سب جانتے ہیں کہ سیریا میں بشار کے ساتھ ایران کی طاقت کھڑی تھی۔ ''مسلمان بھائیوں'' کے ساتھ اس درندگی میں اس کا رول کچھ کم نہیں۔ اپنے سیاسی مقاصد کے لیے وہ یہ سب روا رکھتی رہی اور اس میں عملاً شریک رہی۔ دین، ایمان، خوف خدا، شریعت کے احکام اور اسلامی رشتے کا پاس تو دور کی بات، اس ہولناک ودہشت خیز درندگی میں تو کوئی انسان جس میں کچھ بھی انسانیت ہو شرکت گوارا نہ کرے۔

مگر شاباش ہے ایران کے حاکمو اور رہنماؤ! شاباش۔

بس اب یہی کہنا ہے اور کچھ نہیں کہ:

آئندہ کوئی صاحب ہم سے

ایران کے اتحاد بین المسلمین کے نعروں پر یقین کرنے کو نہ کہیں۔

اس لیے کہ اب دو ہی قسم کے لوگ ایسا کہہ سکتے ہیں، مفادات کے اسیر یا انتہائی سادہ لوح۔